کایا کلپ کی تعریف: ایک فکری مغالطہ

ڈاکٹر ظہیر عباس، لیکچرار اردو، گورنمنٹ کالج راوی روڈ، شاہدرہ، لاہور

Abstract

Metamorphosis is a process which is often discussed in the criticism of fiction all over the world. From the "Metamorphosis" by Ovid to "Metamorphosis" by Franz Kafka it is prominent technique of fiction writers. In the early Urdu stories metamorphosis is also an important technique which is adopted by many of fiction writers. Criticism of Urdu early stories has totally ignored this dimension and in this article same aspect of the fiction is discussed and defined by studying Urdu criticism and the studies of metamorphosis all over the world. It is first ever try to define it in Urdu.

حتمی تعریفوں کا تعین سائنسی دنیا کا خاصہ ہے۔ یہاں کوئی سائنسدان طبعیاتی دنیا میں سر کھپاتا ہوا جب کسی حتمی نتیجے پر پہنچ جاتا ہے تو اس کا اظہار بھی کسی حتمی تعریف ہی میں کرتا ہے۔ کسی دوسرے دور میں جب کوئی دوسرا سائنسدان آتا ہے تو وہ پہلے کی کئی گئی تعریف کو ٹھوس دلائل سے رد کرتا ہے اور اپنی تھیوری کی بنیاد کسی نئی تعریف پر رکھتا ہے۔ لسانیات، نفسیات اور معاشیات جیسے علوم میں بھی حتمی تعریف کی گنجائش ممکن ہوتی ہے۔ ادب اور دوسرے علوم کا بہت گہرا رشتہ ہے۔ ادب اور دوسرے علوم ایک دوسرے پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض ادبی متون کا مطالعہ ہی ان علم کے تناظر میں کیا جاتا ہے۔ بیسویں صدی میں تو سماجی علوم نے انقلاب برپا کر دیا ہے۔ سماجی علوم کی مدد سے ادبی متون کی جتنی تعبیریں بیسویں صدی میں کی گئی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایسی تنقید میں نقاد کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اسے بیک وقت فن پارے اور جس تھیوری کے تناظر میں وہ فن پارے کا تجزیہ کر رہا ہے دونوں پر نظر رکھنی ہوتی ہے۔ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کس فن پارے کا کس تھیوری کے تناظر میں مطالعہ کرنا ممکن ہے۔ مثلاً کسی ایسے فن پارے کا ہی نفسیاتی تجزیہ ممکن ہوگا جس کے کرداروں کے باطن میں ناقابل برداشت کشمکش موجود ہوگی جو ایک نفسیات دان کو مرغوب ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں لاشعور کا صحیح شعور ہونا بھی لازم ہے۔

بعض اوقات کسی ادبی متن کے تجزیے کے دوران نقاد کا سابقہ ایسی ادبی اصطلاحات سے پڑ جاتا ہے جن کے معنی میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ یہ ایسی ہی صورت ہے جب ہمارا کئی دفعہ ایسے لفظ سے پالا پڑ جاتا ہے جس کے ملتے جلتے کئی مطلب ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں صحیح لفظ کا چناؤ کسی چیلنج سے کم نہیں ہوتا۔ ایسا عام طور پر کسی ادبی

متن کے ترجمے کے دوران ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک قابل توجہ اصطلاح میٹا موفوسس یا کایا کلپ ہے۔ ادب کا ہر قاری اس اصطلاح سے واقف ہے۔ لوک کہانی، داستان، کافکا کی کایا کلپ ہو یا انتظار حسین کی کہانی، ہمارا کون سا ایسا قاری ہے جو ان سے ناواقف ہو لیکن ہمارے یہاں کایا کلپ کوئی قابل ذکر تحقیقی کام نہیں ہوا۔ بعض ادبی مضامین میں کایا کلپ پر سرسری بات تو ضرور ہوئی ہے لیکن کسی بھی نقاد نے جم کر نہیں لکھا جیسا مغرب میں لکھا گیا۔ حالانکہ ہمارا ادبی سرمایہ کتھا سرت ساگر، الف لیلہ ولیلہ، داستان امیر حمزہ اور دوسرے چھوٹے قصوں میں کایا کلپ کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ ان پر کئی حوالوں سے وقیع کام ہو سکتا ہے۔ جیلانی کامران اور انتظار حسین صاحب نے اس جانب اشارے کیے ہیں جبکہ اس موضوع پر لے دے کے ایک ہی مضمون ہے جو سہیل احمد خان صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ کایا کلپ پر مزید بات کرنے سے پہلے ہم چند معتبر انگریزی لغات کی مدد سے دیکھتے ہیں کہ اس اصطلاح کا لغوی مفہوم کیا ہے۔

NewWebster's Dictinary of the English Language(1986) میں لکھا ہے:

"Change of form, structur, or substance, transformation by magic or withcraft; any complete change in appearance character or circumstance a form resulting from any such change."

Webster comperehensive Dictionary Encyclopedia Edition (V-I) 1982 میں درج ہے:

" A passage from one form or shape to another; transformation with or without change of nature; especially applied to change by means of withcraft sorcery etc."

The Shorter oxford Dictionery (V-II) میں یہ تعریف دی گئی ہے:

(Meta-form), "The action or process of changing in one form or substance, esp. by magic or witch craft."

Wikipedia.com پر کایا کلپ کے دو مطلب دیے گئے ہیں:

1."A change of the form or nature of anything or person into a compleletly different one, by natural or supernatural means."

2."A change of form, shape, structure or substance, transformation, as in myths by magic or sorcery."

The New. Oxford Illustracted Dictionary (1978) میں لکھا ہے:

"Change of form, esp. magic transformation as of person into beast or blant etc."

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق

"Metamorphosis the mythic theme of one creature changing or being charged into other creature as in myth of greek youth Narcisses, who was changed into a flower."

Webster third New International Dictionary میں کایا کلپ کے معنی کچھ یوں درج ہے۔

"Change of physical form or substance, expecially such a change brought out by or if by supernatural means."

یہاں چند ایک انگریزی لغات کی مدد سے ہم نے کایا کلپ کا لغوی مطلب جاننے کی کوشش کی۔ ان لغات میں کایا کلپ کی معنویت کے حوالے سے جو بات مشترک ہے وہ ایک ہیئت سے دوسری ہیئت میں تبدیلی ہے اور تبدیلی ہیئت کے ساتھ مادے کا لفظ بھی استعمال کیا گیا۔ ایک متعین ہیئت کی دوسری ہیئت میں تبدیلی یا مادے کی دوسرے مادے میں تبدیلی، بات تقریباً ایک ہی ہے۔ ہیئت بھی تو مادہ ہی ہوتی ہے۔ ادب میں کایا کلپ کا معاملہ ایسے ہی ہے جیسے کہ کوئی Third Person اپنی آنکھوں کے سامنے کسی شخص کو بندر، کتا یا درخت یا اس کے الٹ بنتا ہوا دیکھ رہا ہو۔ یعنی دونوں ہیئتیں اس کے سامنے ہیں۔ کایا کلپ ایک ایسا عمل ہے جس سے ادب کا ہر دوسرا قاری واقف ہے۔ دنیا جہاں کی لوک کہانیاں کایا کلپ کے عمل سے بھری پڑی ہیں۔ خود قرآن میں انسانوں کے بندر میں تبدیل ہونے کا جو واقعہ ہے وہ بھی اسی ذیل میں آتا ہے۔ اصل مسئلہ تو تب پیدا ہوتا ہے جب قاری کایا کلپ سے ملتے اعمال کی تعبیر بھی کایا کلپ کے تناظر ہی میں کرتا ہے۔ مثلاً کچھ لوگ Reincarnation (آواگون، جنموں کا چکر)، Resurrection (مرنے کے بعد زندہ ہونا) اور Metempsychosis وغیرہ (موت کے بعد روح کا دوسرے قالب میں بسیرا کرنا، قالب در قالب سفر کا ہندو عقیدہ) کو بھی کایا کلپ کے معنوں میں استعمال کر بیٹھتے ہیں۔ یوں کایا کلپ کے تناظر میں کی گئی تعبیریں مضحکہ خیز ہو جاتی ہیں۔ اس مختصر مضمون میں ہم ایسی ہی چند مثالوں کے ذریعے کایا کلپ کی صحیح تعریف کا تعین کریں گے۔

بطور ادبی نقاد کے سہیل احمد خان صاحب کا مقام و مرتبہ مسلمہ ہے اور داستان کے علامتی مطالعہ کے حوالے سے ان کا کام اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن کایا کلپ پر انہوں نے جو گفتگو کی ہے یہاں ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ درپیش ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ''فسانہ عجائب'' میں موجود Metempsychosis (قالب در قالب سفر) کی مثال کا Metamorphosis کے تناظر میں تجزیہ کیا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے۔ (۱) اول الذکر اصطلاح کی رو سے روح ایک جسم سے دوسرے، تیسرے جسم میں سفر کرتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس جسم میں روح بسیرا کرنے جارہی ہے وہ مردہ ہو۔ جان عالم جو کہ تبدیلی قالب کے راز سے واقف ہے بے وفا دوست کے دھوکے میں آ کر بندر کے جسم میں چلا جاتا ہے۔ پھر اس کی روح طوطے کے راستے سے ہوتی ہوئی اپنے قالب میں واپس آ جاتی ہے۔ اس مثال میں جسم کی ہیئت نہیں بدلی بلکہ روح جسم کو چھوڑ کر دوسرے قالب میں چلی گئی ہے جبکہ کایا کلپ میں تو تبدیلی ہی ہیئت میں ہوتی ہے۔ جسم ایک نوع سے دوسری نوع

میں تبدیل ہوجاتا ہے۔بعض اوقات روح اپنی سابقہ حالت برقرار رکھتی ہے(اپولیس کا’’سنہری گدھا‘‘،کافکا کا ’’کایا کلپ‘‘وغیرہ)اور تبدیلی ہیئت کا جبر بھی محسوس کرتی ہے۔کبھی ہیئت کی تبدیلی کے ساتھ روح بھی تبدیل ہوجاتی ہے یعنی جسم کی تبدیلی کے ساتھ سابقہ یادداشت سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں(الف لیلہ ولیلہ میں بھائیوں کے کتے بن جانے کی مثال اور خود انتظار حسین کا افسانہ کایا کلپ اور آخری آدمی)۔تبدیلی ہیئت کی بے شمار وجوہات ہوسکتی ہیں جبکہ تبدیلی قالب ایک خفیہ فن ہے جو مخصوص افراد کے پاس ہوتا ہے۔جان عالم کے قالب در قالب سفر کا سہیل صاحب نے کایا کلپ کے معنی کے حوالے سے تجزیہ کیا ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ڈاکٹر صاحب نے جان عالم کی تبدیلی قالب(Metempsychosis)اور تاج الملوک کی تبدیلی ہیئت(Metamorphsis)میں تفریق کیے بغیر ایک پیٹرن پر ان کا تجزیہ کیا ہے جس کی وجہ سے اپنی علمی بصیرت کے باوجود یہ ایک غیر متوازن مضمون ہے۔

تقابل ادیان اور عالمی اساطیر پر گہری نظر رکھنے والے مرسیا ایلیا کا نام کی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ The Encyclopedia of Religion میں Shape Shifting پر بات کرتے ہوئے انہوں نے آواگون(Reincarnation)کو بھی کایا کلپ کے معنی میں استعمال کیا ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ہندو عقیدے کے مطابق اگر کوئی آدمی اچھے کام کرتا ہے اور اچھائی پر ہی رہتا ہے تو اگلے جنم میں اس کی روح کسی اچھے انسان کی شکل میں دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔جبکہ برے کام کرنے والے کو بار بار مختلف جانوروں کے روپ میں جنم لینا پڑتا ہے۔جب تک وہ اچھا کام نہیں کرتا اس کی روح شانت نہیں ہوتی۔روحانی کشٹ سے گزرنے کے بعد اس کی روح کو مکتی ملتی ہے اور وہ سورگ میں چلی جاتی ہے۔جنموں کے چکر سے اسے چھٹکارا مل جاتا ہے آواگون دراصل روح کا سفر ہے۔ روح مختلف جنموں میں مختلف قالبوں میں جاتی ہے۔انسان جس طرح کے اعمال کرتا ہے وہ اگلے جنم میں ویسے ہی جانور کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔روح قالب تبدیل کرتی ہے لیکن قالب کی شکل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔مرسیا ایلیا دنے کایا کلپ پر صحیح گفتگو کی ہے مثالیں دی ہیں اور وجوہات بیان کی ہیں لیکن آواگون کو بھی کایا کلپ میں شامل کرکے زیادتی کی ہے۔(۲)یہ کایا کلپ نہیں جنموں کا چکر ہے۔

عالمی ادب میں کایا کلپ کی جتنی بھی مثالیں ان سب میں تبدیل شدہ ہیئت اپنی سابقہ ہیئت سے واقف ہے۔یہ ایک ہی زندگی میں ہوتی ہے جبکہ آواگون میں کردار اپنی سابقہ زندگی اور ہیئت سے یکسر واقف نہیں ہوتا۔اس کی حالت اس بچے کی طرح ہوتی ہے جو پیدا ہونے سے پہلے والی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔آواگون ہندو مذہبی عقیدے میں ایک متعین مابعد الطبعیاتی نظام ہے کا حصہ ہے۔جس پر تجزیاتی حوالے سے گفتگو ہو ہی نہیں سکتی۔ جیسے عربی مذاہب کی الہامی کتابوں میں موجود تبدیلی ہیئت کی مثالوں پر عام مذہبی انسان گفتگو نہیں کرسکتا۔کایا کلپ ایک متنوع تخیلاتی مظہر ہے جس کا اظہار لوک ادب میں ہوتا ہے۔

کایا کلپ ایک ٹھوس ہیئت سے دوسری ٹھوس ہیئت میں تبدیلی کا نام ہے۔مختلف اساطیر میں دیوی، دیوتا کسی ان دیکھی دنیا سے فانی انسانوں کی دنیا میں جانوروں یا انسانوں کے روپ میں آتے ہیں اور اپنے معاملات نپٹا

کر دوبارہ اسی دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ یہاں صورت حال یہ ہے کہ دیوتاؤں کی پہلی صورت خیالی جبکہ دوسری حقیقی ہے۔ یہ تجرید سے تجسیم میں تبدیلی ہے لیکن لغت کی رو سے یہ کایا کلپ نہیں ہے۔ اب جبکہ یہ کایا کلپ ہی نہیں ہے تو کایا کلپ کی ذیل میں اس کا مطالعہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ قرآن میں بندروں کی مثال کے علاوہ فرشتوں کے انسانوں یا اس کے علاوہ کسی اور روپ میں یا ابلیس کے سانپ یا دوسرے بھیس بدل بدل کر آنے کی مثالیں ہیں ان کا تعلق خیالی اور حقیقی صورت حال کے ساتھ ہے سوا سے بھی کایا کلپ کی ذیل میں نہیں رکھ سکتے۔ ایسی صورت میں جو تعبیر ہوگی وہ الہیاتی اور مابعد الطبیعیاتی تو ہوگی لیکن کلچرل نہیں ہوگی جبکہ ادب کا سروکار ہی معاشرے کے ساتھ ہے۔

ایک مغربی اسکالر Richard Buxton نے اپنی کتاب (Greek Myths of Metamorphosis (Forms of Astonishmant میں دیوی، دیوتاؤں کے مختلف روپ دھارنے اور دنیاوی معاملات میں ان کی آمرانہ مداخلت کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے کایا کلپ کی تعریف کا تعین کرنے کی کوشش نہیں کی یہی وجہ ہے کہ ان کے مطالعے میں وہ عالمانہ بصیرت اور گہرائی نہیں ہے جس کا تقاضا ان کا موضوع ان سے کر رہا ہے۔ اس قسم کی کایا کلپ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم کایا کلپ کی Metamorphosed شکل سے تو واقف ہیں لیکن جس ہیئت سے کایا کلپ ہو رہی ہے اس سے ہم آگاہ نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ اس قسم کا مطالعہ سطحی رہ جاتا ہے۔ مصنف نے پورے مقالے میں انسانی اور دیوتائی کایا کلپ کو یوں گڈمڈ کر دیا ہے کہ بات سلجھنے کی بجائے الجھتی ہی چلی جاتی ہے۔ تخلیقی ادب انفرادی یا اجتماعی انسانی صورت حال کا مظہر ہوتا ہے۔ ادبی نقاد ادبی مطالعہ کے دوران کسی تسلی بخش نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے ہی اٹھائے سوالوں کے جواب خود کو فراہم نہ کر سکے تو وہ قاری کے لیے بھی وبال جان بن جاتا ہے۔ Buxton بھی یہی معاملہ درپیش ہے۔ اگرچہ وہ اُس سوال تک تو پہنچ جاتے ہیں۔

> "Althoughs its not always easy to specify exactly
> how form of god differs from the of human, the
> distinction is neverthless fundamental"(۳)

خود ہی لاجواب ہو جاتے ہیں۔ مسئلہ وہی ہے کہ دیوتاؤں کی انسانوں کی طرح کوئی متعین شکل نہیں ہوتی اگر ہو بھی تو انسان اس سے واقف نہیں ہو سکتا۔ مصنف کی الجھن اس حوالے سے سمجھ میں بھی آتی ہے کہ یونانی اساطیر میں انسانی کایا کلپ کی مثالیں نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ دیوی دیوتاؤں کی زیادہ ہیں۔ اس مقالے کا حوالہ دینے کی ضرورت صرف اس لیے پیش آئی کہ جب تک دونوں متعین ہیئتوں کو آمنے سامنے رکھ کر نہ دیکھا جائے (وہ جو تبدیل ہونے سے پہلے ہے اور وہ جو تبدیل ہونے کے بعد ہے) تب تک نہ تو کایا کلپ کی وجہ سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ٹھوس تعبیر کی جا سکتی ہے۔ لافانی دیوتا کچھ بھی کر گزرنے پر قادر ہیں ان کے معاملات فانی انسانوں کے دائرہ شعور میں کیسے آ سکتے ہیں؟ ان کے معاملات کی کوئی مذہبی توجیہ تو پیش کی جا سکتی ہے لیکن ادبی مطالعہ ممکن نہیں ہے۔

اگر ہم سویڈن کی عالم Ingvild Salid Gilhus کی درج ذیل تعریف کو بطور دلیل کے سامنے رکھیں تو بات سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔

> "The first of these relations in a human- Animal. All of transformation during a single life (Metamorphosis) from while the second is human-animal during several lives (metensomatosis)......A transformation could be a etamorphosis, a change of bodily form or spcies, taken place within one life time.Alternatively the change take place in a progression from one life to another in the form of metensomatosis,a change of body".(۴)

اگر ہم مذکورہ بالا تعریف کو مدنظر رکھیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ایک ہی زندگی میں رونما ہونے والی تبدیلی کایاکلپ یا تبدیلی ہیت (Metamorphosis) ہے۔ کئی زندگیوں (آواگون، تبدیلی قالب، حیات بعد موت وغیرہ) میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا دوسری اصطلاحات (Metensomatosis) کے تناظر میں مطالعہ کیا جائے گا۔ اس مختصر مضمون میں ہم نے چند مغربی اور مشرقی حوالوں سے دیکھا کہ کیسے کسی اصطلاح کی صحیح تعریف کا تعین کیے بغیر نتائج کتنے مایوس کن ہو سکتے ہیں۔

حواشی:

۱۔ سہیل احمد خان، مجموعہ سہیل احمد خان، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹، ص: ۱۷۰

2. Mircea Eliade(Ed),*The Encyclopedia of Religion*,Vol.12,New York:Macamillian Publishing Company,p.225

3. Richard,Buxton,*Forms of Astonishment(Greek Myths of Metamorphosis)*,New York:Oxford University Press,2009,p.50

4. Engvalid Saelid Gilhus,*Animals,Gods and Humans*,London: Routedge,2006,p.72

ماخذ:

۱۔ سہیل احمد خان، مجموعہ سہیل احمد خان، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء۔

۲۔ Engvalid Saelid Gilhus,*Animals, Gods and Humans*,London:Routedge,2006.

۳۔ Mircea Eliade(Ed),*The Encyclopedia of Religion*,Vol.12,New York:Macamillian Publishing Company.

۴۔ Richard,Buxton,*Forms of Astonishment(Greek Myths of Metamorphosis)*,New York:Oxford University Press,2009.

☆☆☆☆☆